ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

جو رکھتے ہیں محبت آشنا دل اپنے سینوں میں
چمکتا ہے جمالِ زندگی اُن کی جبینوں میں

نئے عالم سجاؤں گا میں ان گردوں نشینوں میں
ابھی گنجائشِ تزئین ہے تاروں کی جبینوں میں

مآلِ عیش کی آنکھوں میں پھر جاتی ہیں تصویریں
یہ کس نے سی دیئے کانٹے گلوں کی آستینوں میں

ابھی دیر و حرم میں ہے وہی ربطِ کہن باقی
مگر ہے تفرقہ شیخ و برہمن کے قرینوں میں

یہ پیمانے یہ شیشے تھے ظروفِ مے کبھی ساقی
اور اب خونِ تمنا ہے مرا ان آبگینوں میں

کوئی جلوہ بھی اُن کا خوگرِ پردہ نہیں رہتا
حیا بے باک ہو جاتی ہے جب پردہ نشینوں میں

ہے ان کے ساتھ بیزارِ مسرت ہو کے اک دنیا
قیامت کی کشش ہے آپ کے اندوہ گینوں میں

غریقِ موج ہو کر جو سرِ منزل نہ پہنچا ہو
کوئی ایسا نہیں دریائے غم کے تہ نشینوں میں

حدِ تکمیل تک پہنچے گا دستورِ چمن بندی
اگر کانٹے بھی شامل ہوں گلوں کے ہم نشینوں میں

سکوں پرور نگاہِ ناز بھی ہے ان کا پیکاں بھی
مگر دل آشنا کوئی نہیں ان دل نشینوں میں

بنے شبنم کہیں، موتی کہیں، ہستی ہیں وہ آنسو
نہ گنجائش تھی جن کی اہلِ غم کی آستینوں میں

زباں مشکل سہی لیکن بیاں میں اس کے جدت ہے
ہوا کرتی ہیں یہ بخشش آلم کے نکتہ چینوں میں